© rasailojaraid.com

اسلام کا معاشی نظام

جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین كله والصلوة والسلام علی محمد خیر البریة وعلی آله وصحبه .

اسلامی نظریاتی کونسل نے ''اسلامی نظام معیشت،، کے سلسلہ میں تجاویز مرتب کرنے کے لئے ایک ذیلی کمیٹی ترتیب دی۔اس کمیٹی کا کنوینر مجھے مقرر کیا گیا

کنوینر کے علاوہ درج ذیل فاضل اراکین کونسل کو اس کمیٹی کا ممبر مقرر کیا گیا:۔

۱۔حضرت مولانا مفتی محمد اطہر نعیمی صاحب۔

۲۔حضرت مولانا ارشاد الحق تھانوی صاحب۔

۳۔علامہ عباس حیدر عابدی صاحب۔

۴۔جناب سید افضل حیدر صاحب۔

۵۔جناب سید ذاکر حسین شاہ صاحب۔

۶۔جناب عرفان حیدر عابدی صاحب۔

۷۔محترمہ بیگم نثار فاطمہ زہراء صاحبہ۔

اس کمیٹی نے متعدد اجلاس منعقد کئے اور موضوع سے متعلق بحث میں حصہ لیا،بعض فاضل اراکین نے اپنے زریں خیالات قلمبند فرمائے میں نے ان سے افادیت کی خاطر ان کو بھی مکمل طور پر رپورٹ میں شامل کر دیا ہے۔

کمیٹی کے اجلاس میں جو امور زیر غور آئے ان کی روشنی میں حسب ذیل سفارشات منظور کی گئیں۔

۱۔رپورٹ کی تیاری میں موجودہ قوانین وقواعد اور رولز کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی احکام کے ساتھ ایک تقابلی جائزہ پیش کیا جائے۔

۲۔اسلام کے نظام تجارت کو اپنے تمام جزئیات کے ساتھ نافذ کیا جائے اور (اس سلسلے میں حسب

☆ قال الشافعی رحمه الله تعالی : الفقهاء كلهم عيال ابی حنيفه فی الفقه ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذیل اقدام کو اولیت دی جائے۔)

(الف) بیرون ملک تجارت میں ایسی اصلاح کی جائے کہ پاکستان کی برآمدات زیادہ اور درآمدات کم ہوسکیں۔

(ب) برآمدات کے سلسلے میں تمام روکاوٹوں کو دور کرنے کی تجاویز پیش کی جائیں۔

(ج) موجودہ تجارت کے سلسلے میں جدید مواد، معاشی اصلاح اور ارتقاء کے جدید تقاضوں پر مبنی کتب اور قوانین سے پورا فائدہ اٹھانے کے لئے حالات اور لائبریریاں مہیا کی جائیں۔

(د) موجودہ معاشی نظام کے نقائص کو دور کرنے کے لئے اسلامی احکام کے ساتھ ساتھ دیگر ترقی یافتہ نظام ہائے عالم سے بھی تقابل کیا جائے۔

۳۔(معیشت پر رپورٹ کی تیاری کے لئے) قرآن پاک، حدیث نبوی میں دی گئی نصوص کی اصولی رہنمائی میں کسی قسم کا ردوبدل نہ کیا جائے۔

۴۔ایسے اجتہادی مسائل جن میں تغیر وتبدل ممکن ہے ان میں عصر حاضر کے حالات اور پاکستان کے معاشی تقاضوں کے مطابق مثبت حل پیش کیا جائے۔

۵۔بعض اضطراری حالات میں جہاں حرام کو وقتی طور پر گوارا کرنا پڑے اسے ایک محدود وقت تک برداشت کیا جائے گا، جیسا کہ پاکستان میں غیر ملکی قرضوں پر سود وغیرہ ہے۔

۶۔معاشی ارتقاء کے لئے امن عامہ کا قیام سب سے ضروری امر ہے۔

۷۔پیداوار میں اضافہ اولین ضرورت ہے۔

۸۔معیشت کی ترقی کے لئے تمام علوم میں ذریعہ تعلیم اردو زبان قرار دیا جائے۔

۹۔نظام معیشت میں اسلامی احکام کے نفاذ کے لئے ایرانی انقلاب اور سعودی عرب کے تجربوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔

۱۰۔سود کے خاتمہ وغیرہ کے لئے قوت ایمانی کو بروئے کار لاتے ہوئے اللہ کے بھروسے پر راست اقدام کیا جائے۔ اللہ تعالی برکت عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ پی آئی اے میں شراب کی بندش اچھی مثال ہے۔

۱۱۔اسلامی اصطلاحات کا صحیح استعمال کیا جائے اور ان کی تعبیر وتشریح میں ذاتی اغراض کو شامل نہ کیا جائے مارک ڈاؤن کی بجائے صحیح اسلامی خطوط پر تجارت کی جائے۔

☆ کتاب وسنت سے اخذ کردہ احکام ، فقہی احکام کہلاتے ہیں ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۲۔سونے اور چاندی کو بدل سمجھ کر قرض دیا جائے اور بنکوں کے تمام نظام کو فی الفور بلاسودی قرار دیا جائے۔

۱۳۔بازار کی آزادی (حریہ السوق) کو بحال کیا جائے اور کاشتکار کے پیدا کردہ اناج اور خام مال کی عادلانہ قیمت کو یقینی بنانے ،ان کے قابل استعمال بننے اور فروخت ہونے تک اس کے اور تاجر کے درمیان تمام واسطوں کو ختم کیا جائے۔

۱۴۔افسران بالا کی شہ خرچیوں کو بند کیا جائے اور سادگی کو اپنایا جائے۔

۱۵۔ٹیکس کے نظام کو سادہ اور سہل بنایا جائے اور تمام ظالمانہ ٹیکس ختم کئے جائیں۔

۱۶۔جعلی کمپنیوں اور سوسائٹیوں کو ختم کیا جائے اور لوگوں کی دبائی ہوئی رقوم کو واپس دلوایا جائے اور ایسی تمام کمپنیوں کے محاسبہ کا قانون بنایا جائے۔

۱۷۔غیر ملکی قرضوں سے جلد از جلد نجات حاصل کی جائے۔

۱۸۔پاکستان کی معاشی آزادی کا تحفظ کیا جائے کیونکہ یہ ہماری آزادی کی ضمانت ہے۔

۱۹۔ملاوٹ ،رشوت ستانی اور بدعنوانی کے سدباب کے لئے قانون بنایا جائے اور کمیٹی کی عبوری رپورٹ میں ان مسائل کے علاوہ قیام امن کو اولیت دی جائے۔

میں نے اپنے مقالہ میں اسلامی نظام معیشت کے اکثر موضوعات کے احاطہ کی کوشش کی ہے اور ہر موضوع سے متعلق اختصار کے ساتھ قرآن وسنت کی روشنی میں گفتگو کی ہے،لیکن دور جدید میں یہ موضوع اتنا پھیل چکا ہے کہ اس کے احاطہ کا دعوی کرنا درست نہ ہوگا یہ ہمت وقت تغیر پذیر،اصلاح پذیر اور ترمیم وتنسیخ کا متحمل ہے تاہم مجموعی طور پر ان سطور میں اسلام کے نظام معیشت سے متعلق اصولی ہدایات آگئی ہیں بات کو واضح کرنے کے لئے دوسرے معروف نظام ہائے معیشت کے حوالے بھی ناگزیر تھے،اس لئے ان نظاموں کا ذکر بھی آیا ہے۔

نظام سرمایہ داری اور اشتراکیت

نظام سرمایہ داری (Capitalism) کے ردعمل کے طور پر اشتراکیت (socialism) نے دنیا کے رجحانات نہ صرف سرمایہ داری کے خلاف کردیئے بلکہ مذہب کو بھی اپنا فریق بنالیا اور بیک وقت اپنا وار سرمایہ داری اور مذہب دونو ں پر کیا،مذہب پر وار کرتے وقت ان لوگوں نے بھی عیسائیت ہی

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو سامنے رکھا، انہوں نے لوگوں کو باور کرایا کہ مذہبی نظام معیشت محتاج کو محتاج تر، اور مالدار کو مزید مالدار بنا دیتا ہے۔ وہ غریبوں اور محتاجوں کو مذہب کی افیون کھلاتا ہے اور انہیں یہ تسلی دیتا ہے کہ اگر وہ اس دنیا میں ننگے بھوکے اور بے گھر ہیں تو کچھ حرج نہیں، اگلی دنیا کی بادشاہت ان کا مقدر ہے جہاں دولت مندوں کا گذر نہیں ہوتا، دولت مندوں کو جنت کی ہوا تک نہ لگے گی، ان کا جنت میں داخل ہونا اسی طرح ناممکن ہوگا جس طرح اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذرنا ناممکن ہے، اس لئے غریبوں کو دولت مند بننے کے لئے کسی جدوجہد کی ضرورت نہیں وہ جتنی جدوجہد دنیا حاصل کرنے کے لئے کریں گے اتنا ہی حصہ آخرت کی نعمتوں کا گنوا بیٹھیں گے۔

آج معیشت کی ناہمواری پوری دنیا کا مسئلہ بن گیا ہے اور گویا ام الامراض کی حیثیت اختیار کر گیا ہے، مگر ہم بحیثیت مسلمان خوش قسمت ہیں کہ ہم جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اس نے علمی اور عملی دونوں اعتبار سے اس مسئلہ کو ایسی وسیع بنیادوں پر حل فرمادیا ہے کہ آج کے دور پر اور آئندہ کے ادوار پر اس کا اطلاق وانطباق بخوبی ہوسکتا ہے۔

حضور اکرم نور مجسم، نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کل کائنات کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کئے گئے۔ فرمان الہی ہے:

وما ارسلنک الا رحمة للعلمین (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

آپ کی یہ صفت آپ کے عطا کردہ نظام حیات سے ظاہر و باہر ہے۔

میں اجمالی طور پر اسلامی نظام معیشت کی کلیات پیش کرنا چاہوں گا مجھے قوی امید ہے کہ اس اجمال سے ہم اس نظام رحمت کے پورے خدوخال سے واقف ہوجائیں گے جو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے سسکتی ہوئی انسانیت کی نجات کے لئے عطا فرمایا تھا، قبل اس کے کہ ہم اس نظام پر نگاہ ڈالیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی بنیاد دوسرے معاشی نظاموں کی بنیادوں سے قطعاً مختلف ہے۔

اسلامی نظام معیشت کی بنیاد

یہ نظام بے شک انسان کی مادی فلاح کا علمبردار ہے مگر اس میں انسان کو ایک معاشی حیوان نہیں فرض کیا گیا ہے بلکہ مخلوق الہیٰ میں ایک ایسی مخلوق جس کو احسن تقویم اور لقد کرمنا بنی آدم کا تاج کرامت

یلزم مراعاة الشرط بقدر الامکان ☆ شرط کی رعایت بقدر امکان لازم ہوتی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پہنا کر اس دنیا میں متعارف کرایا گیا ہے اس اعتبار سے اس کا تعلق اگر دنیا سے ہے تو خالق دنیا سے بھی ہے، اگر جسمانی تقاضوں کی تکمیل کے لئے سامان زیست چاہتا ہے تو روحانی بلندیوں کے لئے ایمان واعمال صالحہ کی غذا کا تقاضہ بھی کرتا ہے، اس لئے اس نظام کی اساس ''ایمان،، ہے۔ایمان سے صرف نظر کر کے نہ تو اس نظام کی کامیابی کا کوئی تصور قائم ہوسکتا ہے اور نہ عملاً اس کی تصدیق ہوسکتی ہے۔

اس نظام کا بیان کتاب اللہ میں ہے، جس کی تشریح سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔ہم مسلمان بحیثیت مسلمان ان دونوں سرچشموں سے ہدایت کے بغیر منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتے ہیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواماً ویضع آخرین (۱)

ترجمہ:اللہ اس کتاب کے ذریعہ کچھ لوگوں کو بلندیاں عطا فرمائے گا اور کچھ کو ذلیل کردے گا)۔

اب ہمیں سوچنا چاہیئے کہ آیا ہم اس کتاب پر عمل کررہے ہیں یا نہیں۔علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

در جھان وابستئہ دینش حیات
نیست ممکن جز بآئینش حیات

جس اللہ نے انسان کو پیدا فرمایا اس نے اس کی روحانی ومادی ضروریات کی تکمیل کا سامان بھی پیدا کیا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ انسان بعد میں پیدا ہوا اور اس کی حیات وبقاء کا سامان پہلے ہی پیدا کردیا گیا۔ انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی پیدا کردہ چیزوں سے اس کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق نفع حاصل کرے۔فرمان الٰہی ہے:۔

ھوالذی جعل لکم الارض ذلولاً فامشوا فی مناکبھا وکلوا من رزقہ والیہ النشور (الملک ۱۵)

ترجمہ:وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخر کردیا پس چلو اس کی پہنائیوں میں اور کھاؤ اس (اللہ) کے رزق میں سے اور اس کی طرف تمہیں زندہ ہو کر جانا ہے۔

وھوالذی مدالارض وجعل فیھا رواسی وانھرا ومن کل الثمرات جعل فیھا زوجین اثنین (الرعد:۳)

ترجمہ:اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں لنگر اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھل دو دو طرح کے بنائے۔

ھوالذی خلق لکم مافی الارض جمیعا (البقرہ:۲۹)

ترجمہ: وہ (خدا) وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لئے جو کچھ بھی زمین میں ہے، سب کا سب۔

اللہ الذی خلق السموات والارض وانزل من السمآء مآء فاخرج بہ من الثمرات رزقالکم وسخرلکم الفلک لتجری فی البحربامرہ وسخرلکم الانھر.ہ. وسخرلکم الشمس والقمردآئبین وسخرلکم الیل والنھار.ہ. واتکم من کل ماسالتموہ وان تعدو نعمت اللہ لاتحصوھا (ابراہیم۳۲،۳۳،۳۴)

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور آسمان سے پانی برسایا اور اس (پانی) سے تمہارے رزق کے لئے پھل لگائے اور تمہارے لئے کشتی کو مسخر کیا تاکہ وہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور تمہارے لئے دریاؤں کو مسخر کیا اور سورج اور چاند مسخر کئے جو برابر چل رہے ہیں۔اور تمہارے لئے رات اور دن مسخر کئے اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا۔اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کرسکتے ہو۔،،

ولقدمکنکم فی الارض وجعلنا لکم فیھامعایش (الاعراف:۱۰)

ترجمہ: ہم نے زمین میں تم کو اقتدار بخشا اور اس میں تمہارے لئے زندگی کے ذرائع بخشے۔

افرء یتم ماتحرثون.ہ. ء انتم تزرعونہ ام نحن الزارعون (الواقعہ:۶۳،۶۴)

ترجمہ: کیا تم نے غور کیا یہ کھیتیاں جو تم بوتے ہو انہیں تم اگاتے ہو یا ان کے اگانے والے ہم ہیں۔

یہ آیات اور اسی قسم کی دوسری آیات قرآنیہ میں ۳ نکات قابل توجہ ہیں۔

ذرائع معاش اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہیں

۱۔ذرائع معاش اللہ تعالی کے ہی پیدا کئے ہوئے ہیں۔زمین اور جو کچھ اس میں ہے، سمندر، دریا، نہریں، آفتاب ومہتاب اور لہلہاتی کھیتیاں انسانی معیشت کے بنیادی ذرائع ہیں، سرمایہ دارانہ نظام ہو یا اشتراکی نظام (capitilism)or (socialism) یا اور کوئی دیگر معاشی نظام، اس میں خدا کا کوئی تصور موجود نہیں۔مگر اسلامی نظام معیشت کی بنیادوں میں تصور الوہیت رچا بسا ہوا ہے۔یہ تمام ذرائع معیشت اسلامی نقطہ نگاہ سے ''نعمۃ اللہ،، ہیں۔لہذا ان کے استعمال کرنے والے کو ہر آن اس نسبت اور اس تعلق کو ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا۔

الحدود تدرء بالشبہات ☆ حدود شبہات سے ساقط کردی جاتی ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۔اسلام میں ترک دنیا اور رہبانیت کا تصور نہیں بلکہ مادی نعمتوں سے استفادہ پسندیدہ ہے۔

۳۔کائنات قابل تسخیر ہے۔یہاں تک کہ محسوس ومشہود کائنات کے عظیم تر مظاہر آفتاب ومہتاب انسان کے لئے مسخر ہیں،اب یہ انسان کا کام ہے کہ وہ اس سے کس طرح استفادہ کرتا ہے۔

کسب معاش کی تعلیم :

حضور اکرم ﷺ نے کسب معاش کے بارے میں فرمایا:۔

''طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ،،(۲)

ترجمہ:حلال کی کمائی کی طلب فرض (عبادت) کے بعد اہم فریضہ ہے۔

آپ ﷺ اعلان نبوت سے قبل تجارت کرتے تھے۔اس طرح مکہ کے اکثر لوگ جو آپ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے تاجر تھے۔

اسلامی نقطہ نگاہ سے حصول معیشت اور اکتساب رزق جائز بلکہ ضروری ہے۔لیکن مقصد حیات انسانی نہیں،یعنی ایسا نہیں کہ جو شخص حصول معیشت میں کامیاب ہوجائے تو وہ بحیثیت انسان پوری طرح کامیاب ہوگیا یہ تو کامیابی کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے،اسلامی نقطہ نگاہ سے انسان اللہ کی زمیں پر اس کا نائب اور اس کا خلیفہ ہے۔اس حیثیت میں اس کو نہایت امانتداری اور دیانتداری سے اپنے تصرفات کرنے چاہئیں ۔یہ درست ہے کہ لوگ درجات معیشت میں مساوی نہیں مگر حق معیشت میں یقیناً مساوی ہیں،اصحاب دولت وثروت کی دولت وثروت غرباء کے لئے باعث رحمت وعنایت ہونی چاہئے۔

واللہ یرزق من یشآء بغیر حساب (النور ۳۸)

ترجمہ:اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

ویکان اللہ یبسط الرزق لمن یشآء من عبادہ ویقدر (القصص:۸۲)

ترجمہ:افسوس ہم بھول گئے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے۔

رزق میں کمی بیشی اللہ کی مصلحتوں پر مبنی ہے۔کسی کے رزق کی کشادگی اس بات کی دلیل نہیں کہ اللہ اس سے خوش ہے۔اللہ کا عذاب ''مترفین،، پر زائد نازل ہوا ہے۔اور کسی کا فقر وفاقہ اس کے راندہ بارگاہ

الاصل فی الکلام الحقیقۃ ☆ بنیادی طور پر کلام میں حقیقی معنی مراد لیا جاتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خداوندی ہونے کی دلیل نہیں، کتنے ہی فاقہ مست اللہ کے یہاں بلند مقام رکھتے ہیں۔یہاں ایک بنیادی چیز یادرکھنی چاہئے اوروہ یہ کہ اللہ تعالی کاایک نظام ''تکوین،، ہے،جس میں نہ توہمارے دخل کی کوئی گنجائش ہے اورنہ ہی ہم اس کاعلم وادراک رکھتے ہیں۔سوائے ایمان کے ہم سے اس کے سلسلہ میں اورکوئی مطالبہ نہیں۔اس نظام کے تحت رزق کی کمی بیشی ایک حقیقت ثابتہ ہے آپ کوئی سانظام دیکھ لیں فرق مراتب ہرجگہ نظرآئے گا۔دوسرا نظام تشریع کاہے،ہم اس کے مکلّف ہیں۔اوراس کی تعلیمات یہی ہیں کہ ایسانظام معیشت قائم ہوجس میں کوئی شخص ننگا بھوکا رہنے نہ پائے۔

(۱)رزق عطائے الٰہی ہے

فرمان الٰہی ہے:۔

ومامن دآبة فی الارض الاعلی الله رزقها(هود:٦)

ترجمہ:جوبھی زمین پرچلنے والی (ذی حیات)چیز ہے اس کارزق اللہ ہی پر ہے۔

ایک مومن کابنیادی عقیدہ ہے کہ حقیقی رزاق اللہ ہے۔اورہرذی روح کو اللہ ہی رزق بہم پہنچاتا ہے جس کاہم مشاہدہ بھی کررہے ہیں۔صرف کوشش کرنے والوں کوہی نہیں جوکوشش نہیں بھی کرتے ہیں ان کوبھی ملتا ہے۔بلند درختوں پرپرندوں کے نوازئیدہ بچے جن کی آنکھیں بندہوتی ہیں،جب چونچ کھولتے ہیں تولقمہ تران کے منہ میں ہوتا ہے۔

۲۔رزق میں کمی بیشی کامعاملہ:

جب کسی شخص کویہ احساس ہونے لگے کہ مجھ کومیرے حصہ سے کم ملاہے تواس میں احساس محرومی پیداہوتاہے جس کاظہورمختلف بھیانک شکلوں میں ہوتاہے۔لیکن جب ایک انسان اپنی جدوجہد کے ساتھ ساتھ اس حقیقت پربھی نگاہ رکھے کہ جس طرح اللہ تعالی نے خود اس کے قدوقامت ،حسن وجمال ،فکروعقل وغیرہ میں فرق رکھاہے اسی طرح رزق دینے میں بھی فرق رکھاہے،تواس کی اپنی زندگی بھی اطمینان سے گزرے گی اورمعاشرہ بھی فتنہ وفساد سے بچارہے گا۔اس سلسلہ میں قرآن کی یہ تعلیمات قابل لحاظ ہیں:۔

۳۔حرص مال کی ممانعت:

مال ودولت کومقصود زندگی بنالینا اسلام میں ممنوع ہے۔دولت وثروت میں ایک دوسرے سے آگے نکل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جانے کی کوشش ناجائز ہے۔فرمان الٰہی ہے۔

الھکم التکاثر ۰ حتی زرتم المقابر ۰ کلاسوف تعلمون ۰ (التکاثر:۱۔۳)

ترجمہ:تم لوگوں کوزیادہ سے زیادہ دولت سمیٹنے کی فکر نے غافل کررکھا ہے،قبر میں جانے تک تم اسی فکر میں منہمک رہتے ہو۔یہ ہرگز تمہارے لئے نافع نہیں ہے جلد ہی تم کواس کاانجام معلوم ہوجائیگا۔

نیز فرمایا:۔

ولاتمدن عینیک الی مامتعنابہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنھم فیہ ورزق ربک خیر وابقی ۰ (طہ ۱۳۱)

ترجمہ:۔دنیاوی زندگی کی جوشان وشوکت ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کودے رکھی ہے تم اس کی طرف نگاہ اٹھاکربھی نہ دیکھو۔وہ تو ہم نے ان کوآزمائش میں ڈالنے کے لئے دی ہے۔اورتمہارے رب کارزق حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے۔

اگرآپ دیانت دارانہ غورکریں تو معلوم ہوگا ہمارے معاشرہ میں حرص وہوس اورریاوآن ہی نے محرومیوں اور مایوسیوں کوجنم دیا ہے۔اوراسباب حیات کی خیرہ کردینے والی چمک دمک،سامان تعیش کی فروانی،غیرضروری سامان زندگی پوری قوم کے لئے مصیبت بن گیا ہے۔اس قوم کاکوئی فردکسی حد پررکنے کے لئے تیارنہیں۔مسئلہ روٹی،کپڑے اورمکان ہی کانہیں بلکہ جن لوگوں کو یہ سب کچھ مہیا ہے ان میں بھی احساس محرومی اسی درجہ ہے جتنا کہ نان شبینہ کوترسنے والوں اورکھلی چھت کے نیچے بسیراکرنے والوں میں ہے۔ایک ایسا شخص جواللہ اورآخرت کے دن پرایمان رکھتا ہواورحضوررحمۃ للعالمین ﷺ کاامتی کہلاتا ہو،کیااسے یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ آپ ﷺ کے دیئے

رفیق البرکات لاھل الزکاۃ

زکوۃ کے قدیم وجدید مسائل کا احاطہ کرنے والی، نئے انداز کی کتاب

زکوۃ کے مسائل .... تالیف مفتی محمد رفیق الحسنی

ناشر: جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم گلستانِ جوہر بلاک ۱۵ کراچی

کسی سرزمین پرایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوئے نظام معیشت سے یکسر آنکھیں بند کرلے اور اس کا مذاق اور استہزاء کرے؟

۴۔دولت اکٹھی کر کے رکھنے کی ممانعت:

جس طرح ناجائز طریقوں سے دولت کا حاصل کرنا حرام ہے اسی طرح جائز طریقوں سے حاصل کر کے دولت کو بلا جواز روکے رکھنے کی بھی ممانعت ہے،دولت اقتصادی نظام میں خون کی حیثیت رکھتی ہے۔اگر گردش میں رہے گی تو اقتصادی نظام زندہ رہے گا اور دولت گردش میں نہیں رہے گی تو نظام معیشت درہم برہم ہوجائے گا،جدید معاشیات میں یہ نکتہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔اور قرآن نے اس کو بڑی تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ویل لکل همزة لمزة .٥. الذی جمع مالا وعدده .٥. یحسب ان ماله اخلده .٥. کلالینبذن فی الحطمة .٥(الھمزۃ:۱۔۴)

ترجمہ:اور جولوگ اللہ کے دیئے ہوئے فضل کے معاملہ میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ یہ ان کے لئے اچھا ہے بلکہ یہ ان کے لئے بہت برا ہے،جس مال میں انہوں نے بخل کیا ہے اس کا طوق قیامت کے دن ان کے گلے میں ڈالا جائیگا۔

۵۔مال و دولت پر گھمنڈ والوں کا حشر:

قرآن کریم نے مال و دولت پر گھمنڈ کرنے والوں کا انجام بدترین قرار دیا ہے۔

وکم اھلکنامن قریة بطرت معیشتها فتلک مسکنهم لم تسکن من بعد هم الاقلیلا وکنانحن الورثین .٥(القصص:۵۸)

ترجمہ:۔اور ہم کتنی ہی بستیاں ہلاک کرچکے ہیں جنہیں اپنی خوش عیشی پر ناز تھا یہ ان کے گھر(اجڑے ہوئے پڑے)ہیں کہ ان کے بعد آباد ہی نہ ہوئے مگر تھوڑی دیر کے لئے ،اور ہم ہی مالک رہے۔

ومآارسلنا فی قریة من نذیر الاقال مترفوهآانا بمآارسلتم به کفرون .٥ وقالو انحن اکثر اموالاو اولاداومانحن بمعذبین .٥ (السبا:۳۴۔۳۵)

ترجمہ:ہم نے جس بستی میں بھی کوئی متنبہ کرنے والا بھیجا اس کے دولت مندلوگوں نے اس سے کہا کہ جو پیغام رسالت تم لیکر آئے ہو ہم اس کے منکر ہیں اور انہوں نے کہا کہ ہم تم سے زیادہ مال واولاد رکھتے ہیں اور ہم ہرگز عذاب پانے والے نہیں ۔

☆ کتاب وسنت سے اخذ کردہ احکام ، فقہی احکام کہلاتے ہیں ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶۔اسراف کی ممانعت:

اسلام نہ صرف ذرائع آمدن کو قواعد وضوابط کا پابند بناتا ہے بلکہ خرچ کے طریقے بھی متعین کرتا ہے۔اسلام کے نزدیک یہ بات پسندیدہ نہیں ہے کہ انسان اپنی دولت صرف اپنے عیش وعشرت پر صرف کرڈالے اور معاشرے کے تہی دست افراد کی مدد نہ کرے اور اپنی اجتماعی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہ ہو،فرمان خداوندی ہے۔

ولاتبذرتبذیرا ۔ہ. ان المبذرین کانوااخوان الشیطین ط وکان الشیطن لربه کفورا. ہ۔ بنی اسرائیل ۲۶،۲۷)

ترجمہ:اورتم فضول خرچی نہ کرو،فضول خرچ لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں اورشیطان اپنے رب کاناشکرہے۔

ولا تسرفوا .ط. انه لایحب المسرفین ہ(انعام:۱۴۱

ترجمہ:خرچ میں حد سے نہ گزرو،اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ ہم مسلمان فضول خرچیوں میں گرفتار ہونے کے باعث خودہی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں ۔پان ،سگریٹ،تمباکو،چھالیہ،جیسی اشیاء پرخرچ ہونے والے زرمبادلہ کا آپ حساب لگائیں تو معلوم ہوگا کہ اگر یہ زرمبادلہ قوم کے بھوکوں کی بھوک مٹانے پرصرف کیاجاتاتو نہ جانے کتنے لاکھ بھوکے شکم سیر ہوجاتے ،اورکتنے لاکھ ننگے اپنے تن کوڈھانپ سکتے تھے۔پھرنت نئے فیشنوں کالباس،گھر کا فرنیچر،عالیشان عمارات اورآلات رقص وسرودنے اس غریب قوم کومزید مفلوک الحال بنادیا ہے۔

۷۔بخل کی ممانعت :

ایک تو مسرفین کا گروہ ہے جواپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالے ہوئے ہے،دوسری طرف کنجوسوں اوربخیلوں کی جماعت ہے جوسب کچھ ہوتے ہوئے بھی اپنے اوپرخرچ کرنانہیں جانتے ،فرمان الٰہی ہے:۔

والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما .ہ(الفرقان ۶۷)

ترجمہ:اوروہ (اللہ کے نیک بندے) کہ جوخرچ میں نہ اسراف کرتے ہیں ،نہ بخل بلکہ ان دونوں کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

درمیان اعتدال پر قائم رہتے ہیں۔

ولاتجعل یدک مغلولة الی عنقک ولاتبسطها کل البسط فتقعد ملوما محسورا ۰ (بنی اسرائیل ۲۹)

ترجمہ: اور اپنا ہاتھ نہ تو اپنی گردن سے باندھ رکھ (کہ کچھ خرچ نہ کرے) اور نہ ہی کھول دے کہ ملامت زدہ اور حسرت زدہ بن کر بیٹھا رہ جائے۔

زراعت:

وسائل زندگانی میں زراعت کو ہمیشہ سے بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔اسلام کے نظام معیشت میں بھی اس کو اہمیت دی گئی ہے۔مگر اس شرط کے ساتھ کہ زمین کو رازق نہ سمجھ لیا جائے۔ بلکہ اللہ ہی کو رازق مانا جائے اور جو کچھ اس میں ملتا ہے اس کو اللہ کی عنایت گردانا جائے۔یعنی عنایت اللہ کے منصب کو ذھن میں رکھتے ہوئے تمام کام انجام پائے۔فرمان الٰہی ہے،

افرء یتم ماتحرثون ۰ ء انتم تزرعونه ام نحن الزارعون ۰ لونشآء لجعلنه حطاماً فظلتم تفکهون ۰ انا لمغرمون ۰ بل نحن محرومون ۰ (الواقعہ ۶۳ تا ۶۷)

ترجمہ: بھلا بتلاؤ تو تم جو کھیتی کرتے ہو اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔اگر ہم چاہیں تو اس کو چورا چورا کردیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ، کہ بلاشبہ ہم پر تاوان ڈالا گیا، بلکہ ہم تو محروم رہ گئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اطلبوا الرزق فی خباء الارض (۳)

ترجمہ: رزق کو زمین کی پہنائیوں میں تلاش کرو۔

امام سرخسی نے فرمایا اس سے مراد کھیتی باڑی کرنا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

جو مسلمان درخت بوتا ہے یا کھیتی کرتا ہے اور اس سے پرند انسان جانور اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں تو یہ عمل اس کے حق میں صدقہ بنتا ہے۔(۴)

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔اس لئے اس کے اقتصادی نظام کی بہتری کی تمام توقعات اسی نظام زراعت کی بہتری پر موقوف ہیں، ذیل میں ہم نظام زراعت کی شرعی تفصیلات پیش کرتے ہیں ۔(جاری ہے)

حد یعمل فی الارض خیر لاهل الارض من ان یمطروا اربعین صباحا ☆ الحدیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حواشی

۱۔سنن دارمی: جلد۲ص۳۱۹نشرالسنہ باکستان،

۲۔مشکوۃ کنزالعمال کتاب البیوع ،الفصل الثالث ،حدیث نمبر۱۔

۳۔الحیثمی نورالدین علی بن ابی بکر: مجمع الزوائدومنبع الفوائد ج۴،کتاب البیوع ،باب الکسب والتجارۃ والحث علی طلب الرزق

۴۔صحیح مسلم ،ج۲،کتاب المساقاۃ والمزارعۃ ،باب فصل الغرس والزرع

کتاب کا نام: علمائے سلف ونابینا علماء: مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان شروانی: مضمون کا نام: عنوان اول طلب علم: صفحہ نمبر۱۳

تاریخ:31.07.2015

فقہ المعاملات پرنئی کتاب

☆

شرکت الوجوہ

تالیف : شیخ محمد رفیق یونس مصری.................ترجمہ: ڈاکٹر محمد مہربان باروی

ناشر: شیخ زاید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر

© rasailojaraid.com